حسین رضی اللہ عنہ ہائے کے نہیں واہ کے قابل ہیں

علامہ دوست محمد قریشی نے ایک بات لکھی ہے!

کہ کسی نے کہا جی قرآن زمین پر گر پڑا تم نے کہا ہائے قرآن گر گیا نبی کا نواسہ زمین پر گرا تم نے پرواہ نہیں کی سوال سمجھ میں آرہا ہے قرآن ہاتھ سے نیچے گرا کیا تم نے کیا کہا؟! ہائے قرآن نیچے گر گیا ہے محمد ﷺ کا نواسہ زمین پر آیا تم نے ہائے نہیں جواب سمجھو یہ بھی جواب علامہ دوست محمد قریشی کا ہے فرمایا بھائی ہائے ہم نے قرآن پر نہیں کی ہائے اس ہاتھ پر ہے جس نے قرآن کو گرایا ہے قرآن تو واہ واہ ہے ہائے اس ہاتھ پر ہے جس نے اس کو گرایا ہے ہائے کرنی ہے شمر ذی الجوشن پہ ہائے کرنی ہے عبید اللہ ابن زیاد پہ ہائے کرنی ہے کوفے کے بدمعاشوں پر ہائے کرنی ہے یزید کے لشکر پر کر اُرے حسین رضی اللہ عنہ ہائے کے لائق نہیں حسین رضی اللہ عنہ تو واہ کے قابل ہے کس کے قابل ہے (واہ کے) اونچی آواز سے ہائے کے قابل یا واہ کے؟ ہائے حسینؓ یا واہ حسینؓ؟ واہ حسینؓ۔

اس لئے کسی عاشق نے کہا!

دہکتی آگ کے شعلوں پہ سویا واہ حسینؓ
آپ میرے ساتھ کہیں گے۔
جو دہکتی آگ کے شعلوں پہ سویا واہ حسینؓ
جو جوان بیٹے کی میت پہ نہ رویا واہ حسینؓ
جس نے اپنے خون سے عالم کو دھویا واہ حسینؓ
جس نے سب کچھ کھو کے پھر بھی کچھ نہ کھویا واہ حسینؓ
واہ حسینؓ واہ حسینؓ

....

گل افشاں ہے آج تک تیری ہمتوں کا باغ
آندھیوں میں بھی جل رہا ہے تیرا چراغ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیا اسلامی سال

- دنیا میں تین قسم کے سن مشہور ہیں
- اہم واقعات وحادثات ماہ محرم الحرام
- برصغیر کی ماہ محرم میں پیدا ہونے والی چند علمی شخصیات
- ماہ محرم الحرام میں وفات پانے والی شخصیات
- شہداء کربلا کے اسماء گرامی
- نواسہ رسولؐ سیدنا حسینؓ اور صحابہؓ کی باہمی رشتہ داریاں

Scanned by CamScanner

کیا ابن زہراؑ نے رخ کربلا کا
تھا نور نظر وہ علی مرتضیٰؑ کا

حسینؑ ابن حیدرؑ پہ قربان جاؤں
بنا پاسباں آپ دینِ ہدیٰ کا

شہیدوں کے لاشے اٹھاتے اٹھاتے
پھٹا ہے کلیجہ شہِ کربلا کا

رہِ حق میں کٹوا لیا اپنا سر بھی
محافظ بنا بیبیوں کی ردا کا

اظہر ان کے دم سے اسلام زندہ
یہ سارا کرم ہے انہی کی عطاء کا

دنیا میں تین قسم کے سن مشہور ہیں

1۔ بکری سن — جسکا آغاز راجہ بکرماجیت کی تخت نشینی سے ہوا۔

2۔ سن عیسوی — جو پہلے رومی کیلنڈر تھا مگر بعد میں عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کر دیا گیا۔

3۔ سن ہجری — مسلمانوں کا سال ہے۔ جو امام الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے شروع ہوتا ہے، جسے بعد میں امام عدل وحریت سیدنا فاروق اعظمؓ نے باقاعدہ طور پر سرکاری مراسلات میں لکھنے کا حکم دیا تھا۔

ہجرت سے اسلامی تاریخ میں ایک نیا انقلاب آیا غزوات وفتوحات کا دروازہ کھلا اقامت کے بعد احکامات واعمال کا درس امت کو ملا۔ نیز ہجرت ہی سیدنا رسول اللہ ﷺ اور سیدنا امام اول خلیفہ الرسول ابوبکر صدیقؓ کی محبت ورفاقت ایثار ووفا اور خلافت بلا فصل کی روشن دلیل ہے۔

ماہ محرم

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ جس کے معنی عزت واحترام والا مہینہ کے ہیں۔ یوں تو اسلامی تاریخ کا ہر مہینہ محترم ہے مگر محرم الحرام اپنی کئی خصوصیات کی وجہ سے محترم ہے جن میں چند کا تذکرہ بطور نمونہ تحریر کیا جاتا ہے۔

خصوصیات محرم الحرام

نمبر1۔ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں ارشاد ربانی ہے۔ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ...... ترجمہ: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ ہے۔ جس دن سے زمین و آسمان بنائے۔ ان میں چار بالخصوص عظمت والے ہیں ان چار ماہ میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ مفسرین محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ ان چار مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ محرم الحرام ہے۔ باقی تین مہینے رجب المرجب، ذی القعدہ، اور ذوالحجہ کے ہیں۔

Scanned by CamScanner

نمبر2۔ دور جاہلیت میں بھی ان چار مہینوں کا بے حد احترام کیا جاتا تھا۔ عرب کے بدو جدال قتال جن کا مشغلہ تھا وہ بھی ان مہینوں میں لڑائی حرام سمجھتے تھے۔

نمبر3۔ محرم الحرام مسلم قوم کے علاوہ غیر مسلموں، یہودیوں عیسائیوں وغیرہ کے نزدیک بھی لائق تعظیم تھا۔ گویا صرف محرم الحرام ہی ایک ایسا مہینہ ہے جس کے محترم ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں۔ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہی ایسا محترم ہے جسے سب عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

نمبر4۔ محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں سال کے چار ماہ افضل لکھے ہیں۔ رجب، شعبان، رمضان اور محرم الحرام کو محترم بھی ہے اور افضل بھی۔

فضائل محرم الحرام

امام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں محرم الحرام کو شھر اللہ۔ اللہ کا مہینہ کہا گیا ہے۔ یہ اعزاز تعظیماً اور تشریفاً ہے جیسے کعبہ کو بیت اللہ، اور صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ناقۃ اللہ کہا جاتا ہے۔ ایک روایت میں محسن انسانیت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم۔

رمضان المبارک کے بعد سب مہینوں سے افضل محرم کے روزے ہیں۔ غنیۃ الطالبین کی ایک روایت میں ہے کہ محرم کا ایک روزہ دوسرے مہینوں کے تیس روزوں کے برابر ہے۔

احادیث و روایات کی تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ کائنات کی ابتداء بھی اسی مہینہ میں ہوئی، اور قیامت جو اس کائنات کی انتہاء ہوگی وہ بھی اسی مہینہ میں ہوگی، روز محشر بھی اسی ماہ محرم کے یوم عاشورہ کو برپا ہوگا۔

یوم عاشورہ جو بڑی عظمتوں اور غیر معمولی خوبیوں کا دن ہے، اس دن اللہ کے سچے نبی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے روزہ کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس میں اول یا آخر ایک دن کا اضافہ کر لیا کرو۔ تاکہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت ہو۔ ایک روایت میں یوم عاشورہ یعنی دس محرم الحرام کے ایک روزہ کو گزشتہ ایک سال کے گناہ کا کفارہ فرمایا گیا ہے۔

الغرض محرم الحرام کی عظمت، فضیلت، حرمت و عزت اور شان و شوکت اپنی جگہ مسلم ہے۔ محرم الحرام اپنے کمال و محاسن میں کسی مکان و زمان کا محتاج نہیں۔ بلکہ زمان و مکان سب شان محرم الحرام کے پابند ہیں۔

یوم عاشورہ کی عظمت

طلوع اسلام سے قبل بھی تاریخ کے بہت سارے ایسے واقعات ہیں جو اس محرم الحرام کو ظہور پذیر ہوئے۔ یہ حادثات محض اتفاقی یا حادثاتی نہیں تھے بلکہ قدیم ازل کا فیصلہ تھا جو ہو تا اور ہو کر رہا ہے۔ بطور نمونہ ملاحظہ ہو۔

1۔ کائنات کی ابتداء اسی روز کی گئی۔

2۔ حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی گئی۔

3۔ سیدنا ادریس علیہ السلام کو درجات عالیہ عطا ہوئے۔

4۔ کشتی نوح علیہ السلام جبل جودی پر ٹھہری۔

5۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو منصب خلیل سے سرفراز فرمایا گیا۔

6۔ سیدنا یوسف صدیق اللہ کو جیل سے رہائی ملی۔

7۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹائی گئی۔

8۔ سیدنا یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔

9۔ فرعون غرق دریا ہوا اور کلیم اللہ علیہ السلام کو نجات ملی۔

10۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا۔

11۔ اسی روز اہل مکہ قبل از اسلام کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھایا کرتے تھے اور اس دن کو ''یوم الزینۃ'' کہتے تھے۔

12۔ اسی روز حشر برپا ہوگا قیامت قائم ہوگی۔

یہ تمام تاریخی واقعات بھی محرم الحرام کی عظمت امتیاز و افتخار کی دلیل ہیں۔ یوں تو سال کے ہر ماہ کی ہر تاریخ میں کوئی نہ کوئی اہم واقعہ رونما ہوا ہے۔ مگر یہاں صرف محرم الحرام کی مناسبت سے چند اہم تاریخی واقعات و حادثات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اہم واقعات وحادثات ماہ محرم الحرام

1 ابرہہ شاہ یمن کی ہلاکت واقعہ اصحاب فیل۔ قبل از ولادت رسول اللہ ﷺ
2 شعب ابی طالب کی محصوری یکم محرم 6 نبوی
3 نکاح سیدہ فاطمۃ الزہراؓ ہمراہ علیؓ (ایک قول اور بھی ہے) 2ھ
4 غزوہ غطفان 3ھ
5 نکاح سیدہ ام کلثوم بنت رسول ﷺ ہمراہ سیدنا عثمانؓ 3ھ
6 سریہ ابی سلمہ مخزومیؓ 4ھ
7 سریہ حضرت عبداللہ بن انیس 4ھ
8 سریہ محمد بن سلمہ انصاری 6ھ
9 سلاطین عالم کو دعوت اسلام 7ھ
10 غزوہ خیبر 7ھ
11 واپسی مہاجرین حبشہ از حبشہ 7ھ
12 وفد اشعریین کا قبول اسلام 7ھ
13 نکاح سیدہ صفیہ ہمراہ رسول اکرم ﷺ 7ھ
14 غزوہ وادی القریٰ 7ھ
15 واقعہ لیلۃ التعریس وقضاء نماز فجر 7ھ
16 عام الوفود 9ھ
17 تقرر عاملین زکوٰۃ 9ھ
18 سریہ ابن عیینہؓ 9ھ

19 وفد تجیب کی آمد 15ھ
20 طاعون عمواس 18ھ
21 امارت امیر معاویہؓ یکم محرم 19ھ
22 مصر میں عمرو بن العاص کا داخلہ 21ھ
23 فتح نہاوند 22ھ
24 خلافت سیدنا عثمان ذوالنورینؓ یکم محرم 24ھ
25 فتح سابور 26ھ
26 فتح قبرص 28ھ
27 خلافت سیدنا علی المرتضیٰؓ 36ھ
28 واقعہ جنگ صفین مابین سیدنا علیؓ وسیدنا معاویہؓ 37ھ
29 فتوحات افریقہ بعہد امیر معاویہؓ 45ھ
30 حکومت مروان ابن الحکم 65ھ
31 فتح فرغانہ 88ھ
32 فتح میورقہ ومنورقہ 89ھ
33 فتح غور 108ھ
34 زید بن علی کا خروج وقتل 122ھ
35 مراکش والجیریا میں جنگ 123ھ
36 میسرہ کی مغرب میں بغاوت 124ھ
37 ضحاک خارجی کا خروج اور قتل 128ھ
38 فتنہ اباضیہ 130ھ
39 ابومسلم کا خراسان پر قبضہ 131ھ
40 بنوامیہ کا قتل عام 133ھ

Scanned by CamScanner

41	حکومت منصور العباسی	136ھ
42	قیصر روم کی شکست	138ھ
43	فرقہ روانديہ کی ابتداء	141ھ
44	مسجد نبوی علیہ السلام کی توسیع	161ھ
45	جعفر برمکی کا قتل	187ھ
46	آذربائیجان میں خرامیہ کا ظہور	192ھ
47	خلیفہ امین و مامون کے درمیان جنگ	195ھ
48	قتل خلیفہ امین و خلافت مامون	198ھ
49	دولت عباسیہ کی ابتداء	201ھ
50	تفضیل علی کا سرکاری حکم	211ھ
51	شہر طوانہ کی تعمیر	218ھ
52	متوکل نے کربلا کے نشانات ختم کر دیئے	236ھ
53	دولت صفاریہ کی ابتداء	254ھ
54	مصر پر عباسیوں کا قبضہ	309ھ
55	نوحہ ماتم کی ابتداء	352ھ
56	سرکاری طور پر جبراً ماتم کرایا گیا	352ھ
57	دمشق پر فاطمیوں کا قبضہ	360ھ
58	بغداد میں سب سے بڑی رسدگاہ کی تعمیر	378ھ
59	ایک مصری نے حجر اسود کو توڑا	413ھ
60	فصیل قاہرہ کی بنیاد رکھی گئی	572ھ
61	ہلاکو نے بغداد کو تاراج کیا	656ھ
62	حکومت شیر شاہ سوری	947ھ

63	دار العلوم دیوبند برصغیر کی عظیم دینی درسگاہ کا قیام	15 محرم 1283ھ
64	کعبۃ اللہ پر بے ادب ٹولے کا حملہ	1400ھ
65	صدر ضیاء الحق کی شہادت اور حکومت کا خاتمہ	1409ھ
66	بے نظیر کی پہلی حکومت کا تختہ الٹا	1411ھ
67	نواز شریف کو حکومت سے دست بردار کر دیا گیا	27 محرم 1413ھ
68	نئے اسلامی سال اور یوم فاروق اعظم کی سرکاری تعطیل کا صوبہ پنجاب کی حکومت نے اعلان کیا	یکم محرم 1415ھ

Scanned by CamScanner

برصغیر کی ماہ محرم میں پیدا ہونے والی چند علمی شخصیات

1 امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی مدفون دین پور
2 شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، بانی دارالعلوم حقانیہ
3 شیخ الادب مولانا محمد اعزاز علی صاحب، مدرس دارالعلوم دیوبند
4 حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدفون دین پور شریف
5 مفتی عبدالحلیم صاحب سکھروی۔

ماہ محرم الحرام میں وفات پانے والی شخصیات

1	سیدنا ابوعبیدہ ابن الجراحؓ	18ھ
2	شہادت۔ امام عادل مراد پیغمبر سیدنا فاروق اعظمؓ	یکم محرم 24ھ
3	حضرت عقبہؓ حضرت اخوتؓ	40ھ
4	میزبان رسول سیدنا ابوایوب انصاریؓ	51ھ
5	سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکرؓ	53ھ
6	سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ	55ھ
7	ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارثؓ	56ھ
8	سیدنا سمرہ ابن جندبؓ	60ھ
9	حادثہ کربلا و شہادت سیدنا حسین بن علیؓ سبط رسول	61ھ
10	سیدنا مسلم ابن عقبہؓ	64ھ
11	سیدنا عبداللہ بن عمرؓ	74ھ
12	کریب مولی حضرت ابن عباسؓ	8ھ
13	عطاء بن السائب الکوفی	136ھ
14	محمد بن اسحاق مشہور راوی حدیث	151ھ
15	خلیفہ مہدی العباسی	169ھ
16	ابونواس شاعر	196ھ
17	یحیٰی بن مبارک	202ھ
18	شہادت احمد الخزاعیؒ	231ھ
19	امام ابوجعفر الطحاویؒ	321ھ
20	یوسف بن تاشفین بانی مراکش	500ھ

Scanned by CamScanner

21	حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج پاکپتن شریف	5 محرم 664ھ
22	مولانا ملا جامی شارح کافیہ	898ھ
23	علامہ فیضی	1004ھ
24	مرزا عبدالقادر بیدل	1133ھ
25	میر تقی خیال	1170ھ
26	مرزا مظہر جان جاناں	1195ھ
27	میر تقی میر	1225ھ
28	مولانا محمد حسین آزاد	1328ھ
29	اکبر الہ آبادی	1340ھ
30	محدث جلیل علامہ انور شاہ کاشمیری	1351ھ
31	مولانا سید اصغر حسین	22 محرم 1364ھ
32	لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان	1371ھ
33	مولانا محمد احمد تھانوی	1397ھ
34	سید منیر احمد شہید امروٹ شریف سندھ	10 محرم
35	سید منظور احمد شاہ ہمدانی خیر پور ناسیوالی	10 محرم 1405ھ
36	جھنگ، شہر جھنگوی شہید میں باب عمر کی حفاظت میں پانچ شہید	10 محرم
37	جنرل ضیاء الحق مرحوم صدر پاکستان سانحہ بہاولپور	4 محرم 1409ھ

راقم الحروف (ابو محمد عبدالکریم ندیم) کے والد بزرگوار مربی و محسن جناب الحاج میاں غوث بخش مرحوم و مغفور کا وصال بھی 9 محرم 1405ھ کو ہوا۔ اور دس محرم الحرام کو جنازہ پڑھا گیا اور دین پور شریف کے تاریخی قبرستان میں انہیں دفن کیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

امام التبلیغ حضرت مولانا انعام الحسن عالمی امیر تبلیغی جماعت — محرم الحرام 1416ھ

محرم الحرام کے اہم تاریخی واقعات و حادثات کے ضمن میں سانحہ کربلا میں جام شہادت نوش کرنے والے جانثاران امام حسین ابن علیؓ کے اسماء گرامی بھی تحریر کر دیئے ہیں فہرست ملاحظہ ہو۔

شہداء کربلا کے اسماء گرامی

(1) سیدالشہداءِ کربلا حضرت حسین بن علی بن ابی طالبؓ

(2) حضرت جعفر بن عقیل بن ابی طالبؓ

(3) حضرت عبدالرحمٰن بن عقیل بن ابی طالبؓ

(4) عبداللہ بن عقیل بن ابی طالبؓ

(5) حضرت محمد بن ابی سعید بن عقیل بن ابی طالب

(6) حضرت عبداللہ بن مسلم بن عقیل بن ابی طالب

(7) حضرت محمد بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب (یہ حضرت حسین کے حقیقی بھانجے اور حضرت زینب کے صاحبزادے ہیں)

(8) حضرت عون بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب

(9) حضرت ابوبکر بن حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب (یہ حضرت حسین کے حقیقی بھتیجے ہیں اور امام حسنؓ کے صاحبزادے

(10) حضرت عمرؓ بن حسن بن علیؓ بن ابی طالب

(11) حضرت عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب

(12) حضرت قاسم بن حسن بن علی بن ابی طالب

(13) حضرت محمد بن علی بن ابی طالب (حضرت حسینؓ کے علاتی بھائی ہیں)

(14) حضرت عثمان بن علی بن ابی طالب (حضرت حسینؓ کے علاتی بھائی ہیں)

(15) حضرت ابوبکر بن علی بن ابی طالب (حضرت حسینؓ کے علاتی بھائی ہیں)

(16) حضرت جعفر بن علی بن ابی طالب (حضرت حسینؓ کے علاتی بھائی ہیں)

Scanned by CamScanner

(17) حضرت عباس بن علی بن ابی طالب (حضرت حسینؓ کے علاتی بھائی ہیں) لشکر کے علمبردار تھے۔ ان کو سقاء اہل بیت بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ حضرت علی اصغر اور بی بی سکینہ کے لئے فرات پر پانی لینے کے لئے آپ گئے تھے۔

(18) حضرت عبداللہ بن ابی طالب

(19) حضرت علی اکبر بن حسین بن علی بن ابی طالب (حضرت حسینؓ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

(20) حضرت علی اصغر بن حسین بن علی بن ابی طالب (حضرت حسینؓ کے شیر خوار صاحبزادے ہیں)

(21) حضرت فیروز (امام حسین کے غلام)

(22) حضرت سعد (حضرت علی کے غلام)

(23) مسلم بن عوسا اسدی

(24) حبیب بن شاہر اسدی

(25) انس بن گلدا اسدی

(26) حبان بن حارث سلیمانی اسدی

(27) بشیر بن عمرو حضری

(28) عمر بن جندب حضری

(29) جرید ہمدانی یا یزید بن حصین ہمدانی

(30) زید بن قیس بحلی

(31) بلال بن نافع بحلی

(32) عبداللہ بن عمرو کلبی

(33) وہب بن عبداللہ کلبی

(34) قیس بن مسہر صداوی

(35) عمرو بن خالد صداوی

(36) سعید (غلام آزاد عمر بن خالد صداوی)

(37) عبداللہ بن عروہ بن غراق غفاری

(38) عبدالرحمن بن عروہ بن غراق غفاری

(39) حر (غلام آزاد ابوذر غفاری

(40) شبیث بن عبداللہ نشلی

(41) قاسط بن زہیر تغلبی

(42) کردوس بن زہیر تغلبی

(43) کنانہ بن عتیق انصاری

(44) عمرو بن ضبیعہ

(45) عبداللہ بن یزید قیسی

(46) عبداللہ بن یزید قیسی

(47) یزید قیسی

(48) قعنب بن عمرو نمری

(49) سالم (غلام آزاد عامر بن مسلم)

(50) زہیر بن بشیر جعفی

(51) حجاج بن مسروق جعفی

(52) بدر بن معقل جعفی

(53) مسعود بن حجاج انصاری

(54) سیف بن مالک انصاری

(55) عامر بن مسلم انصاری

(56) جوہر بن مالک انصاری

Scanned by CamScanner

(57) فرغانہ بن مالک انصاری

(58) نعیم بن عجلان انصاری

(59) ابو ثمامہ انصاری

(60) عمار بن ابی سلامت انصاری

(61) شبیب بن حارث انصاری

(62) مالک بن سریع انصاری

(63) محمد انس انصاری

(64) محمد بن مقداد انصاری

(65) قیس بن ربیع انصاری

(66) حر بن یزید حر ریاحی

(67) مصعب برادر حر ریاحی

(68) علی بن حر بن یزید ریاحی

(69) عروہ (غلام علی بن حر ریاحی)

(70) سلیمان (غلام آزاد حضرت حسینؓ)

(71) قلب (غلام آزاد حضرت حسینؓ)

(72) ظاہر (غلام آزاد دین الحق خزاعی بن عجر خولانی)

(73) سعد بن ابی دجانہ

(74) مجمع بن عبداللہ عائذی

(75) عمار بن حسان بن شریح طائی

(76) جندب بن حجر خولانی

(77) یزید بن زیاد بن مظاہر کندی

(78) حنظلہ بن علی شیبانی

(79) حنظلہ بن اسد شیبانی

(80) سالم کلبی (غلام آزاد بنی مدینہ)

(81) اسلم بن کثیر اعرج ازدی

(82) زہیر بن سلیم ازدی

(83) قاسم بن حبیب ازدی

(84) مالس بن حبیب شاکری

(85) سعد بن عبداللہ حنفی

(86) منجح (غلام آزاد امام حسینؓ)

(87) شوذب غلام آزاد شاکر

(88) ہاشم بن عتبہ

(89) قیس بن منبہ

(90) عمار بن حسان

(91) زہیر بن حسان

(92) حماد بن انس

(93) وقاص بن مالک

(94) خالد بن عمر

(95) شریح بن عبید

(96) مالک بن انس اول

(97) مالک بن انس ثانی

(98) عبداللہ بن سمر

(99) یحییٰ بن سلیم

(100) عمرو بن مطاع

Scanned by CamScanner

(101) عابس بن شبیب

(102) عبداللہ بن سعد

(103) جیاد بن حارث

(104) عمرو بن جیاد

(105) سعد بن حنظلہ تمیمی

(106) یزید مہاجر جعفی

منقول از کربلا نمبر النجم لکھنؤ محرم الحرام 1356ھ (بحوالہ آفتاب ہدایت)

نواسہ رسولؐ سیدنا حسینؓ
اور
صحابہؓ کی باہمی رشتہ داریاں

قرآن کریم نے اصحاب رسولؐ اور خاندان نبوتؐ کے لئے ایک جملہ رحماء بینھم کہہ کر باہمی محبت ومودت، رحمت والفت، کو واضح کیا ہے۔ بغض وعداوت کے مارے لوگ خاندان نبوتؐ اور اصحاب رسولؐ کے درمیان دشمنی واختلاف کو ہوا دیتے ہیں جو بالکل خلاف واقعہ اور قرآن کریم کی نص قطعی کے منافی ہے۔

دین اسلام میں صرف اور صرف رشتہ داری کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہاں اسلامی رشتہ کے بعد باہمی رشتہ اور خاندانی تعلقات قابل احترام ہیں پھر یہ نسبت عظمت کا سبب بھی ہے۔

محرم الحرام میں خاص طور پر واعظ و ذاکر اپنی مجلسوں میں ایسا انداز اختیار کرتے ہیں۔۔۔۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔ کہ خاندان نبوتؐ اور اصحاب رسولؐ کے درمیان دور کا بھی واسطہ نہیں۔

ذیل میں سیدنا حسین بن علیؓ اور اصحاب رسولؐ کے باہمی چند رشتوں کو ذکر کیا جاتا ہے۔۔۔۔ تاکہ اس غلط ذہنیت (اہل بیت رسول نے مجبور ہو کر خلفاء راشدین کی بیعت کی تھی) کا قلع قمع ہو اور آپس کی محبت اجاگر ہو۔

سیدنا صدیق اکبرؓ

اور

سیدنا حسینؓ کی رشتہ داریاں

رشتہ نمبر 1: سیدنا حسینؓ بن علیؓ کی سوتیلی ماں سیدہ اسماء بنت عمیس جو سیدہ فاطمہؓ کے بعد حضرت علیؓ کے عقد میں آئیں انکا پہلے نکاح سیدنا صدیق اکبرؓ سے ہوا۔ حضرت حسینؓ کے دو بھائی سیدنا عون بن علی۔ اور سیدنا یحییٰ بن علی۔ اسی اسماء بنت عمیس کے بطن سے تھے، یہی اسماءؓ بنت عمیس جو پہلے زوجہ صدیق اکبرؓ تھیں انہیں سیدنا حسینؓ کی دائیہ ہونے کا شرف ملا۔ سیدہ خاتون جنت دختر رسولؐ حضرت فاطمہ بتولؓ مرض الموت میں تیمارداری اور خدمت گزاری کی سعادت بھی اسماء بنت عمیس کے حصہ میں آئی۔ سیدہ فاطمۃ الزہراء کی باپردہ میت کی چارپائی بھی اسی خاتون نے بنائی اور آخری غسل کی سعادت بھی اسی باعظمت خاتون کے مقدر میں آئی۔

(طبقات ابن سعد جلد 8)

رشتہ نمبر 2: سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ایک پوتی یعنی سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی صاحبزادی جو قریبہ الصغریٰ کے بطن سے تھیں انکا نام سیدہ حفصہ تھا انکا عقد نواسہ رسول جگر گوشہ بتول سیدنا حسین بن علیؓ سے ہوا۔ (طبقات ابن سعد)

رشتہ نمبر 3: سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے صاحبزادے محمد بن ابی بکر سیدنا حسن بن علیؓ کے ہم زلف تھے۔ شاہ ایران یزدجرد کی دو لڑکیاں مال غنیمت میں آئیں ان میں سے شہربانو کا نکاح سیدنا حسینؓ سے ہوا اور دوسری کا محمد بن ابی بکر سے نکاح ہوا۔ اسی شہربانو سے سیدنا زین

العابدینؒ پیدا ہوئے۔

رشتہ نمبر 4: سیدنا زین العابدین بن حسینؓ کے خالہ زاد بھائی۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر کی صاحبزادی ام فروہ جسکا نام فاطمہ بھی لکھا گیا ہے۔ یہ امام باقر بن سیدنا امام زین العابدین کے عقد میں آئی اور اسی سے سیدنا امام جعفر صادق پیدا ہوئے۔

واضح رہے کہ یہ ام فروہ اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی بیٹی تھیں۔ اس اسماء بنت عبدالرحمٰن کا عقد قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے ہوا۔

سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے کہا کہ آپ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو برا بھلا کہتے ہیں فرمایا ابوبکر صدیق تو میرے دوہرے نانا ہیں کوئی آدمی اپنے خاندان کو کیسے گالی دے سکتا ہے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بڑے فخر سے فرمایا کرتے تھے ولدنی ابوبکر مرتین۔ ابوبکر صدیق نے تو مجھے دو دفعہ جنا ہے۔

ذیل کے نقشہ سے رشتہ آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے۔

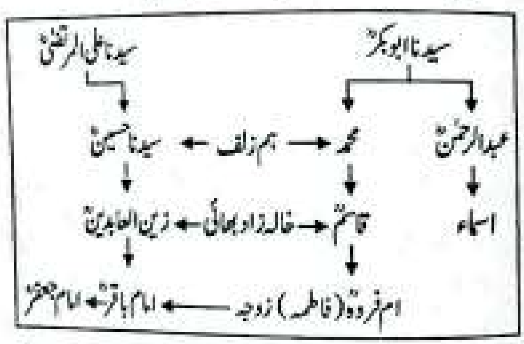

رشتہ نمبر 5: سیدنا حسینؓ کی طرح سیدنا حسنؓ کی رشتہ داری بھی سیدنا صدیق اکبرؓ سے۔ اور یہ کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کے صاحبزادے سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے سیدنا حسنؓ کے نکاح میں آئیں سیدہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر، سیدہ [illegible] بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق خاندان کی دوہری نسبت سے سیدنا حسن ذوالنورین تھا۔

Scanned by CamScanner

سیدنا فاروق اعظمؓ

اور

سیدنا حسینؓ کی رشتہ داریاں

رشتہ نمبر 1: سیدنا فاروق اعظمؓ کی صاحبزادی سیدہ حفصہ بنت عمرؓ محبوب خدا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ ام المومنین ہیں...... اس رشتہ سے وہ سیدنا حسین بن علیؓ کی نانی اماں ہوئیں...... اور یہی رشتہ سیدنا صدیق اکبرؓ کا بھی ہے...... کہ آپ کی صاحبزادی مخدومہ امت ام المومنین صدیقہ کائنات سیدنا عائشہ صدیقہؓ رسول اللہ ﷺ کے عقد میں آئیں...... تو امت کی ماں اور سیدنا حسینؓ کی نانی اماں ٹھہریں۔

رشتہ نمبر 2: سیدنا حسینؓ کی ہمشیرہ سیدہ ام کلثوم بنت علیؓ...... جو سیدہ فاطمہؓ رسول ﷺ کے بطن اطہر سے تھیں...... کا نکاح امیر المومنین خلیفۃ المسلمین دعائے پیغمبر سیدنا عمرؓ بن خطابؓ سے ہوا...... یہ نکاح ذوالقعدہ 17ھ میں ہوا...... چالیس ہزار درہم حق مہر طے ہوا...... انہیں سے ایک لڑکا زید بن عمر اور لڑکی رقیہ بن عمر پیدا ہوئیں...... اس نکاح کا ثبوت شیعہ سنی کتب سے اس قدر صحت سے ثابت ہے کہ انکار نا ممکن ہے...... اس رشتہ سے سیدنا حسینؓ سیدنا عمرؓ کے برادر نسبتی ہوئے۔

سیدنا عثمانؓ

اور

سیدنا حسینؓ کی رشتہ داریاں

سیدنا عثمانؓ کی رسول اللہ ﷺ سے اور خاندان بنی ہاشم سے کئی رشتہ داریاں تھیں طوالت کی وجہ سے انہیں ذکر نہیں کیا جاتا صرف سیدنا حسینؓ کی خاص رشتہ داریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

رشتہ نمبر 1: سیدنا عثمان بن عفانؓ کا پوتا سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عثمان کا نکاح سیدنا حسین بن علیؓ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ بنت حسینؓ سے ہوا۔ گویا دادا عثمان بن عفانؓ داماد رسول ذی النورین اور پوتا عبداللہ بن عثمان داماد جگر گوشہ بتول سیدنا حسین بن علیؓ ہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے نسب اور سیدہ فاطمہ بنت حسین کے بطن سے ایک لڑکی سیدہ رقیہ اور دو لڑکے قاسم اور محمد الدیباج پیدا ہوئے۔ محمد کو خوبصورتی کی وجہ سے الدیباج کہا جاتا تھا۔

رشتہ نمبر 2: سیدنا حسین بن علیؓ کی صاحبزادی سکینہ بنت حسین کا نکاح پہلے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے نواسے سیدنا مصعب ابن زبیر سے ہوا۔ ان کی شہادت کے بعد عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ کے نکاح میں آئیں اس کے بعد تیسری شادی زید بن عمرو بن عثمان بن عفان سے ہوئی۔ گویا سیدنا حسینؓ کی دو صاحبزادیاں سیدنا عثمان بن عفان کے دو پوتوں کے عقد میں آئیں۔

(طبقات ابن سعد ج 8)

رشتہ نمبر 3: سیدنا حسینؓ کی طرح سیدنا حسنؓ کا رشتہ بھی سیدنا عثمان سے گہرا تھا۔ سیدنا حسن کی پوتی سیدہ ام القاسم کا نکاح سیدنا عثمان کے پوتے مروان بن ابان بن عثمان سے ہوا۔

Scanned by CamScanner

رشتہ نمبر 4: ایسے ہی سیدنا جعفر طیارؓ کی پوتی سیدہ ام کلثوم بنت عبداللہ بن جعفر طیار کا عقد سیدنا عثمان بن عفان کے لڑکے ابان بن عثمان سے ہوا۔

رشتہ نمبر 5: سیدنا عثمانؓ کی ایک صاحبزادی سیدہ عائشہ بنت عثمان کا پہلا نکاح سیدنا حسن بن علیؓ سے ہوا اس کے بعد دوسرا نکاح سیدنا حسین بن علیؓ سے ہوا۔ گویا سیدنا عثمان داماد رسول ہیں تو حسنین کریمین شریفین داماد عثمان ہیں۔

رشتہ نمبر 6: سیدنا عثمان بن عفانؓ کی پڑپوتی سیدہ عائشہ بنت عمر بن عاصم بن عثمان کی شادی سیدنا حسینؓ بن علیؓ کے پڑپوتے اسحاق بن عبداللہ الارقط بن علیؓ بن حسینؓ سے ہوئی اس لڑکی سے ایک لڑکا یحییٰ بن اسحاق پیدا ہوا۔

سیدنا معاویہؓ
اور
سیدنا حسینؓ کی رشتہ داریاں

سیدنا حسینؓ کی خلفاء ثلاثہ سیدنا صدیق اکبرؓ سیدنا فاروق اعظمؓ سیدنا عثمان غنیؓ سے..... جو رشتہ داریاں تھیں..... وہ مندرجہ بالا عنوان سے ظاہر ہیں..... اسی طرح کاتب وحی ہادی و مہدی امت، فاتح شام و قبرص سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ سے بھی نواسۂ رسول جگر گوشہ بتول سبط النبی ابن العلی سیدنا حسینؓ کی رشتہ داریاں تاریخ کے اوراق پر روز روشن کی طرح عیاں ہیں..... سانحہ کربلا اپنی جگہ ایک عظیم حادثہ، ملت اسلامیہ کے لئے بہت بڑا المیہ..... اور خاندان نبوت کے ابتلاء و آزمائش کا واقعہ ہے..... جس میں خاندان نبوت کی مظلومیت کا انکار ناممکن و محال ہے..... مگر اسکے باوجود دونوں میں آپس کی رشتہ داریاں تعلقات جیسے حادثہ کربلا سے قبل تھے..... ویسے ہی حادثہ کربلا کے بعد بھی بحال رہے..... بطور نمونہ چند رشتوں کا ذکر کیا ہے۔

رشتہ نمبر 1: سیدنا معاویہؓ کا سب سے بڑا اور اہم رشتہ محسن انسانیت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے برادر نسبتی کا ہے..... کہ آپ کی ہمشیرہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ جن کا نام رملہ بنت ابی سفیان تھا..... آنحضرت ﷺ کے عقد مبارک میں آئیں..... اور ام المومنین کا اعزاز حاصل کیا۔

ایسے ہی سیدنا معاویہؓ رسول اللہ ﷺ کے ہم زلف تھے..... یعنی ام المومنین سیدہ ام سلمہؓ کی بہن قریبہ الصغریٰ سیدنا معاویہؓ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔

رشتہ نمبر 2: سیدنا معاویہؓ کی سگی بھانجی سیدہ لیلیٰ سیدنا حسینؓ کے عقد میں آئیں.....

Scanned by CamScanner

اور حرم حسین میں شامل ہوئیں۔۔۔۔ سیدنا علی اکبر انہیں کے صاحبزادے تھے۔۔۔۔ واضح رہے کہ یہ سیدہ لیلیٰ سیدنا معاویہؓ کی ایک ہمشیرہ سیدہ میمونہ بنت ابی سفیان کی دختر نیک اختر تھیں۔

سیدنا علی اکبر شہید کربلا ہیں۔۔۔۔ سیدہ میمونہ بنت ابی سفیان کے شوہر ابو مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفیؓ ہیں۔

رشتہ نمبر 3: سیدنا حسینؓ کے چچازاد بھائی عبداللہ بن جعفر طیارؓ کی بیٹی ام محمد سیدنا معاویہؓ کے لڑکے یزید کے عقد میں آ گئیں۔

رشتہ نمبر 4: سیدنا حسینؓ کے بھائی سیدنا عباس علمدار بن علیؓ بن ابی طالب کی پوتی سیدہ نفیسہ بنت عبیداللہ بن عباس بن علیؓ بن ابی طالب کا نکاح یزید کے پوتے سیدنا معاویہؓ کے پڑپوتے عبداللہ بن خالد بن یزید بن معاویہؓ سے ہوا۔

قریشی ہاشمی۔ اموی خاندانوں کی باہمی رشتہ داری کی فہرست طویل ہے۔۔۔۔ جبکہ یہ محل نہیں بطور نمونہ چند رشتوں کا ذکر کر دیا گیا ہے۔۔۔۔ ان تعلقات اور رشتہ داریوں سے تاریخی افسانوں کی کذب بیانی و دجل و فریب سے پردہ اٹھتا ہے۔۔۔۔ اور حقائق کا انکشاف ہوتا ہے کلام ربانی کی صداقت رحماء بینھم کی تفسیر و تشریح سمجھ آتی ہے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اصحاب رسول اور اہل بیت نبوت کی قدر دانی کی توفیق عطا کرے (آمین)

اقوال حسینؓ

ارباب سیر نے سیدنا حضرت حسینؓ کے بہت سے کلمات طیبات نقل کیے ہیں جو دانش حکمت اور پند و موعظت کا خزینہ ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

- جلد بازی نادانی ہے۔
- حلم زینت ہے۔
- صلہ رحمی نعمت ہے
- راستبازی عزت ہے
- جھوٹ عجز ہے
- بخل افلاس ہے
- سخاوت دولت مندی ہے
- نرمی عقلمندی ہے
- رازداری امانت ہے
- حسن خلق عبادت ہے
- عقل تجربہ ہے
- امداد دوستی ہے
- اچھے کام کرتے رہو مگر دل سے
- ایسا کام جو تم نے نہیں کیا، اس کا شمار نہ کرو
- حاجت مند نے تم سے سوال کر کے اپنی آبرو کا خیال نہ رکھا تو تم اس کی حاجت روائی کر کے اپنی آبرو قائم رکھو

- جو اپنے بھائی کی دنیاوی مصیبت میں کام آیا تو اللہ اس کی آخرت کی مصیبت دور کرتا ہے۔
- سب سے زیادہ معافی دینے والا وہ ہے جو بدلہ لینے کی قدرت رکھتا ہو اور پھر بدلہ نہ لے
- اپنی زیادہ تعریف کرنا ہلاکت کا باعث ہے۔
- عطا کے ذریعے نیک نامی حاصل کرو
- گمراہی سے شہرت پیدا نہ کرو۔
- جو سخاوت کرتا ہے سردار بنتا ہے جو کنجوسی کرتا ہے ذلیل ہوتا ہے۔
- سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو ایسے لوگوں کو بھی دیتا ہے جن سے ملنے کی امید نہ تھی۔
- جو کسی پر احسان کرتا ہے تو خدا اس پر احسان کرتا ہے اور خدا احسان کرنے والوں کو دوست بنا لیتا ہے۔
- سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے جو ایسے شخص سے صلہ رحمی کرے جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی ہو۔
- اگر کسی کے ساتھ نیک سلوک کیا اور دوسرا اس کے ساتھ ایسا نہ کر سکا تو اللہ اس کا نیک بدلہ دیتا ہے۔

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم

- اللہ کے بندے جن سے اللہ راضی اور وہ اللہ سے راضی نورِ نبوت سے روشن ہونے والے چراغ
  وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
- ایسے بندے ایسے چہرے، ایسے لوگ، سورج کی آنکھ نے صرف ایک بار دیکھے
  وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
- جو موت، قبر اور آخرت ہمیشہ نظر میں رکھتے اور رسول اللہ کے نمونے کی پیروی کرتے کرتے قیامت تک نمونہ بن گئے
  وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
- جن کی سربلندی عاجزی میں تھی، جن کے قدم ظالموں کے سامنے جابروں کے سامنے کبھی نہ ڈگمگائے
  وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
- وہ شہداء بدر، شہدائے اُحد، شہدائے خندق، شہدائے خیبر جن کے خون سے ہماری تاریخ کا پہلا باب لکھا گیا
  وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
- میر کارواں اور اہل کارواں وہ بھی بے مثال اور یہ بھی بے مثال
  وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
- سنت نبوی کی اشاعت اور حفاظت کا اعزاز اللہ تعالیٰ نے جن ہستیوں کو دیا ہے
  وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
- جو خیر القرون اور خیر اُمت کے مستحق قرار پائے
  وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
- جن کا معاشرہ ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے جن کا کردار عمل بہترین نمونہ ہے
  وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
- جن کی زندگی کا ہر معاملہ دیانت، شرافت، ایثار و حسن سلوک بے مثال ہے
  وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں

Scanned by CamScanner

- جو شجاعت اور جوانمردی میں بے نظیر اور اطاعت اور رسول ان کی زندگی کا مقصد اور جن کا جینا مرنا اسلام کی خاطر — وہ صحابہ ؓ ہیں
- جن میں نور ایمان تفقہ فی الدین پیدا کیا اور اقامت دین کو ایک عملی شکل دی جنہوں نے علوم اسلامیہ کی بنیاد رکھی — وہ صحابہ ؓ ہیں
- جنہوں نے نہایت ہی قلیل مدت میں دنیا کے بڑے حصے کو مسخر کیا جن کی عسکری اور انتظامی قابلیتوں کا ثبوت، ان کی کشور کشائی تھی — وہ صحابہ ؓ ہیں
- جو تعلیم قرآن کریم کے علاوہ تفسیر، حدیث، فقہ، علم اسرار دین، علم تصوف، علم الانساب، علم تاریخ وغیرہ کی عمارت کے اولین معمار ہیں۔ وہ صحابہ ؓ ہیں
- جن کی قرآن مجید کی اشاعت اور افہام و تفہیم اور تفاسیر کے سلسلے میں مساعی جلیلہ نہایت ہی قابل قدر ہے۔ — وہ صحابہ ؓ ہیں

عہد فاروقی میں رحلت کرنیوالے صحابہ ؓ

حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد خلافت میں حسب ذیل مشہور صحابہؓ نے وفات پائی

عتبہ بن غزوان

علاء بن حضرمی

قیس بن سکین

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد بزرگوار حضرت ابو قحافہ

سعد بن عبادہ

سہیل بن عمرو

ابن ام مکتوم (نابینا موذن)

عیاش بن ابو ربیعہ

عبدالرحمن برادر زبیر بن عوام

قیس بن ابو صعصعہ (جو قرآن کریم جمع کرنے والوں میں تھے)

نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اور ان کے بھائی سفیان

ام المومنین حضرت ماریہ (جو حضرت ابراہیم کی والدہ تھیں)

ابو عبیدہ بن جراح

معاذ بن جبل

یزید بن ابو سفیان

شرحبیل بن حسنہ

فضل بن عباس

ابو جندل بن سہیل

ابو مالک اشعری

صفوان بن معطل

ابی بن کعب

حضرت بلالؓ (موذن خاص)

اُسید بن حضیر

براء بن مالک (برادر انس)

ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش

عیاض بن غنم

ابو ہیثم بن تیہان

خالد بن ولیدؓ

جارود (سردار قبیلۂ بنو قیس)

نعمان بن مقرن

قتادہ بن نعمان

اقرع بن حابس

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ

عویم بن ساعدہ

غیلان ثقفی

ابو محجن ثقفی اور دیگر اعلام و مشہور صحابہ نے عہد فاروقی میں اس دار فانی سے کوچ فرمایا۔

✿✿✿✿✿

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہِ محرم الحرام میں وفات پانے والی

اہم شخصیات

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے
مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے